غزوہ بدر میں میرا دورہ

Translated by
Mohammed Abdul Hafeez, B.Com.
Translator: *‘Muslim Saints and Mystics’*
(The Tadhkirah al-Awliya of Farid Eldin Attar)
Hyderabad, India

جنگ بدر اسلام کی پہلی بڑی جنگ تھی۔ چونکہ میں مدینہ کے قریب رہتا ہوں، اس لیے جنگ بدر کا دورہ میرا پہلا دورہ نہیں تھا۔ میں نے کئی بار اس کا دورہ کیا تھا۔ لیکن یہ دورہ خاص تھا۔ خاص اس لیے کہ پہلی بار میں نے جنگ بدر پر گہرائی سے غور کیا۔ مجھے غزوہ بدر کے متعلق قرآنی آیات اور احادیث میں نے یاد کیا تھا

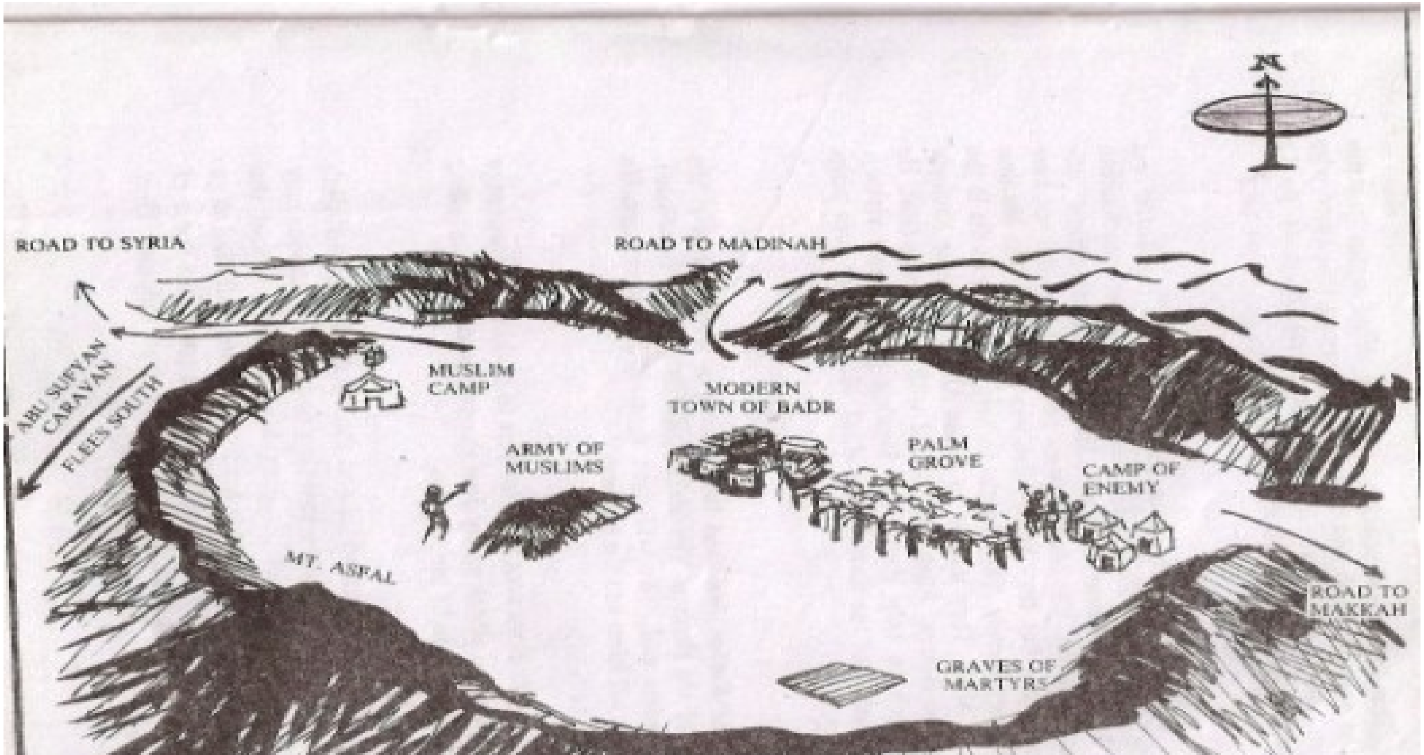

اور مجھے جذباتی طور پر وقت کی تاریخ میں لے جایا گیا۔

جب میں غزوہ بدر میں پہنچا تو دوپہر کا وقت تھا۔ سورج اپنے عروج پر تھا۔ میں نے سورج کی طرف دیکھا اور صحابہ کی جدوجہد کو محسوس کیا۔ جنگ 17 رمضان المبارک 2 ہجری کو لڑی گئی .ہاں یہ ہجری کے دوسرے سال رمضان کے وسط میں لڑی گئی۔

میں نے چاروں طرف دیکھا اور جنگ کو دیکھنے کی کوشش کی ۔ میرے ذہن میں جنگ بدر کا نقشہ تھا اور میں نے اس نقشے کو حقیقی تصویر میں ڈالنے کی کوشش کی۔ میں شہید کی قبروں پر کھڑا تھا اور نقشے کو حقیقت میں دیکھنا ممکن نہیں تھا لیکن ہاں، میں نے ایک کچا اندازہ لگایا۔ میرا دل خوف سے بھر گیا ۔ میں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی جو وہ ہمیشہ مومنوں کو دیتا ہے۔ اور یہ میدانِ جنگ ایک زندہ مثال تھا جب اللہ تعالیٰ نے 313 مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی جو اپنی طاقت سے لیس دشمن کے مقابلے میں تین گنا زیادہ تھے۔ یہ نقشہ ہے -

اس کے بعد میں اس جگہ گیا جہاں بدر کے سوہدے کے نام کندہ ہیں اور پہلی بار میں نے تمام ناموں کو دیکھا۔ چلچلاتی دھوپ میں کھڑے ہو کر تمام نام پڑھنا مشکل تھا لیکن جب میری آنکھوں نے چند صحابہ کے نام دیکھے جن کا میں نے مطالعہ کیا ہے تو مجھے ان کی عظیم قربانی یاد آئی اور میری آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔

جنگ میں 14 صحابہ شہید ہوئے۔ ان کے نام جنگ کے مقام پر درج ہیں وہ یہ تھے:

1) سیدنا عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ 2) سیدنا صفوان بن وہب رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ 3) سیدنا ذو الشمالین بن عبدی رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ 4) سیدنا مہجا بن صالح رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ 5) سیدنا عقیل بن بکیر رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ 6) سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ 7) سیدنا سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ 8) سیدنا مبشر بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ۔ سیدنا حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ 10) سیدنا رافع بن معاذ رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ 11) سیدنا عمیر بن ہمام رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ 12) سیدنا یزید بن حارث رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ 13) سیدنا معاوذ بن حارث رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ 14) سیدنا عوف بن حارث رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ

ان صحابہ کرام کو ان کی عظیم قربانیوں کے لیے قیامت تک یاد رکھا جائے گا۔ اللہ کی طرف سے ان پر احسان کیا گیا کیونکہ انہوں نے اللہ میں توکل اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے محبت کا ایسا مظاہرہ کیا جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ صحابہ کی کچھ کہانیاں جو میں شیئر کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں-

- 1) **سیدنا عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ رضی اللہ عنہ** جنگ بدر میں سب سے کم عمر شہیدوں میں سے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو غزوہ بدر کی تیاری کی ترغیب دی تو عمیر رضی اللہ عنہ اپنی چھوٹی عمر کے باوجود ان میں شامل ہونے کے لیے بہت بے چین تھے۔ اس نے فوج کا ساتھ دیا اور اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں چھپ رہے ہیں تو اس نے جواب دیا: مجھے ڈر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ لیں گے اور مجھے لڑنے کے لیے جوان سمجھیں گے، حالانکہ میں اللہ کی راہ میں لڑنے اور شہادت پانے کا بہت شوقین ہوں۔ اللہ اکبر! صرف سولہ سال کا تھا ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی فوج کا معائنہ کیا تو آپ نے عمیر کو دیکھا اور بتایا کہ وہ لڑنے کے لیے بہت چھوٹا ہے ۔ عمیر

اتنا رونے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ترس کھا کر اسے فوج میں شامل ہونے کی اجازت دے دی۔ وہ جنگ میں لڑے اور شہادت کی تمنا پوری ہو گئی۔

- **عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے** جب عتبہ بن ربیعہ کی ٹانگ کٹوائی تو انہوں نے ایک شعر پڑھا جو آج تک یاد ہے .

تم میری ٹانگ کاٹ دو پھر بھی میں مسلمان ہوں
میں اللہ کے قریب زندگی کے بدلے میں امید کرتا ہوں کہ
حوریں سب سے خوبصورت مجسموں کی طرح بنی ہوں،
وہاں پر چڑھنے والوں کے لیے بلند ترین جنت۔
عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ان کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، ان کی ٹانگ سے بے تحاشا خون بہہ رہا تھا۔ اس نے پوچھا: کیا میں اللہ کے نبی کا شہید نہیں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: یقیناً!

- **رافع ابن المعلا الانصاری رضی اللہ عنہ** اسے عکرمہ ابن ابی جہل نے قتل کیا،

جس نے بعد میں اسلام قبول کیا اور وہ بھی شہید ہو گیا“ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر مسکراتا ہے، ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے لیکن وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک اللہ کی راہ میں لڑتا ہے اور مارا جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو معاف کر دیتا ہے اور وہ بعد میں اللہ کی راہ میں لڑتا ہے اور مارا بھی جاتا ہے۔ (امام بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے)

- **حارثہ ابن سراقہ الانصاری رضی اللہ عنہ** جب اللہ تعالیٰ کے سپاہیوں اور اس کے دشمنوں کے درمیان لڑائی شروع ہوئی تو حارثہ پانی پینے کے لیے ایک تالاب میں گیا۔ یہ وہ وقت تھا جب حبان ابن عرقہ نے ان پر ایک تیر مارا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت پر منتج ہوا۔

جب ان کی والدہ کو اپنے جوان اور پیارے بیٹے کی موت کا علم ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ آپ اچھی طرح جانتے ہو کہ میرا

بیٹا میرے لیے کتنا معنی رکھتا ہے! اگر وہ جنت میں ہے تو میں اللہ سے اجر کی امید میں صبر جب کرونگی

۔ لیکن اگر وہ جنت میں نہیں ہے تو میرا مقصد کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا : تم پر افسوس! کیا صرف ایک ہی جنت ہے؟ بے شک بہت سی جنتیں ہیں اور آپ کا بیٹا فردوس میں ہے۔

- **سیدنا سعد بن خیثمہؓ جب رسول اللہ صلی اللہ** علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بدر کی تیاری کی ترغیب دی تو سعد رضی اللہ عنہ اور ان کے والد دونوں اللہ کی راہ میں لڑنے کے لیے بے چین تھے۔ تاہم، ان دونوں کے لیے بدر میں شریک ہونا ممکن نہ تھا، کیونکہ ان میں سے ایک کو گھر کی عورتوں کے ساتھ رہنا پڑا ۔ سعد (رضی اللہ عنہ) نے انکار کیا اور جواب دیا: "میرے والد، اگر یہ حقیقت نہ ہوتی کہ میں جنت کی خواہش کرتا تو میں پیچھے رہ جاتا۔" چنانچہ انہوں نے قرعہ اندازی کرکے فیصلہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ کون جائے گا، اور فیصلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے لاٹری

جیتنے والے سعد (رضی اللہ عنہ) پر احسان کیا۔ یہ واقعی ایک بہت بڑی نعمت ہے کہ اسلام کی پہلی بڑی جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی راہ میں شہادت عطا فرما کر مزید برکت عطا فرمائی۔ انہیں عمرو بن عبدی ود نے قتل کر دیا اور جنت میں داخل ہونے کی خواہش پوری کر دی، ان کے والد خیثمہ، جو بدر میں شرکت سے محروم رہے، اپنے بیٹے کے کھونے پر مزید غمگین ہوئے، تاہم، ان کے اخلاص اور اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت کا دھیان نہیں گیا، جیسا کہ اگلے سال اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنگِ شہادت کی مٹھاس سے نوازا۔

مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آئی جس میں کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت بنا کر بارش بھیجی اور میں نے زمین کی طرف دیکھا۔ میں نے ریت کو اٹھایا اور وہ پانی کی طرح میرے ہاتھوں سے اڑ گئی۔

"(یاد کرو) جب اس نے اپنی طرف سے سلامتی کے طور پر تم پر اونگھ ڈالی تھی - اور اس نے تم پر آسمان سے بارش برسائی تھی - تاکہ اس سے تمہیں پاک کردے اور تم سے شیطان کی سرگوشیاں دور کردے۔
اور اپنے دلوں کو مضبوط کرنے کے لیے اور اس کے ذریعے اپنے قدموں کو مضبوط کرو‘‘ (8:11)

جب ہم تفسیر کر رہے تھے تو ہمیں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جنگ بدر کے سلسلے میں نازل کی تھی۔ مسلمان تقریباً 40 آدمیوں کے قافلے سے ملنے کے ارادے سے روانہ ہوئے تھے - لڑنے کا ارادہ نہیں تھا بلکہ صرف ان پر غلبہ پانا تھا .لیکن قافلہ فرار ہو گیا اور ابو سفیان نے قریش کو پیغام بھیجا کہ وہ آئیں اور اس کی حفاظت کریں۔ تقریباً 313 آدمیوں کی مسلم فوج 1000 آدمیوں کی زبردست فوج کے ساتھ قریش سے ملی جس میں چھ سو ڈھال پہنے ہوئے تھے-، 100 گھوڑے- اور 700 اونٹ- اور عیش و عشرت کے سامان کئی دنوں تک جاری رہیں گے۔ کفار اسے ایک ایسی فتح بنانا چاہتے تھے جس سے تمام عربوں کے دلوں میں خوف پیدا ہو جائے۔

تو جب منظر نامہ تھا۔

- 313 کے مقابلے میں 1000
- 70 اونٹوں کے مقابلے میں 700 اونٹ
- 2 کے مقابلے میں 100 گھوڑے،
- کوئی نہیں کے خلاف بہت زیادہ دفعات

مسلم فوج تھوڑی فکر مند تھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے مومنین پر بارش برسا کر ان پر احسان کیا کہ شب قدر۔ جس جگہ مسلمانوں نے پڑاؤ ڈالنا تھا وہ ریتلی زمین سے بنی ہوئی تھی جس پر چلنا مشکل تھا کیونکہ اس میں پاؤں آسانی سے دھنس سکتے تھے - اللہ تعالیٰ نے بارش بھیج کر ان کے قدموں کے نیچے کی زمین جمائی اور ان کے دلوں کو مضبوط کرنے کے لیے ان کی آنکھوں میں نیند بھی بھیجی۔

پھر میں نے آسمان کی طرف دیکھا اور مدد کے لیے آنے والے فرشتوں کا تصور کیا۔

مسلمانوں کی چھوٹی فوج کو قریش سے لڑتے ہوئے دیکھ کر پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے دعا مانگتے رہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مسلسل دعا کو دیکھا تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنے رب سے کافی فریاد کی، وہ آپ سے جو وعدہ کیا ہے وہ ضرور پورا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فوراً جواب تھا (سبحانہ و تعا لی) - جس نے اپنے چنے ہوئے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اپنے ساتھیوں کی مدد اور مدد کے لیے آسمان سے فرشتے/ ملائکہ اتارے - قرآن اس معجزاتی واقعہ کی نشان دہی کرتا ہے: **"میں ایک دوسرے کے پیچھے ہزار فرشتوں کی مدد کروں گا۔ جانشینی" [قرآن - 8: 9]**

پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جھونپڑی میں تھوڑی سی اونگھ گئے اور پھر خوشی سے سر اٹھا کر روتے ہوئے فرمایا: **اے ابوبکر! آپ کے لیے بشارت ہے- اللہ کی فتح قریب آگئی ہے- اللہ کی قسم میں جبریل علیہ السلام کو ریت کے طوفان میں گھوڑی پر سوار دیکھ سکتا ہوں۔**

سبحان اللہ! میں تھوڑا سا چونک گیا۔ اور میں آسمان کی طرف دیکھتا رہا۔

قریش پر فتح حاصل کرنے میں مسلمانوں کی مدد کے لیے تقریباً 5000 فرشتے اترے تھے جو ہتھیاروں، اونٹوں اور جنگی گھوڑوں کے لحاظ سے بہتر تھے۔ اللہ قرآن میں فرماتا ہے:

3:125 - ٹھیک ہے، اگر تم ثابت قدم رہو گے اور اللہ سے ڈرو گے تو تمہارا رب پانچ ہزار جھپٹنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا اگر دشمن اچانک تم پر حملہ آور ہو جائے!'

سبحان اللہ! بدر وہ جگہ ہے جہاں پر گویا عالم غیب کا سیلاب مادّہ کی دنیا میں آگیا یہ وہ جگہ ہے جہاں ابتدائی مسلمانوں نے بھروسے کی طاقت یعنی اللہ پر مکمل بھروسہ کا سبق سیکھا اور یہ وہ جگہ ہے جہاں اللہ نئی مسلم کمیونٹی کے لیے ایک استاد بن جاتا ہے – ان کی رہنمائی کرتا ہے اور انہیں اپنے اوپر بھروسہ کرنے کا طریقہ سکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پوشیدہ دنیا سے فرشتوں کو بھیجتا ہے تاکہ مومنوں کو مضبوطی بخشیں، ان کے دل مضبوط ہو گئے، ان کے قدم مضبوط ہو گئے، پھر فرشتے، درجات پر فائز ہو کر، اللہ کے حکم سے مومنوں کو مضبوطی بخشتے ہیں۔

پھر سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بھر مٹی لے کر دشمن پر ڈالی اور فرمایا: ’’ان کے چہروں پر اضطراب ہو‘‘۔ جیسے ہی وہ خاک اُڑا رہا تھا - ایک شدید ریت کا طوفان دشمن کی آنکھوں میں بھٹی کے دھماکوں کی طرح اڑا تھا - اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: "اور جب تم نے پھینکا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا۔" [8:17]

یہ وہ مقام تھا جب پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل جوابی حملہ کرنے کا حکم دیا - آپ نے مومنین کو مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت کرنے پر اکسایا: **"اور اپنے رب کی طرف سے معافی کے لئے جلدی کرو - اور جنت کے لئے جتنا کہ آسمان اور زمین وسیع ہے۔" [3:133]**

مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے اور انہوں نے انتہائی حوصلے اور بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا اور قریش کی فوج کو بری طرح زخمی کر دیا- ان کے بہت سے آدمیوں کو مار ڈالا اور ان کے دلوں میں خوف پیدا کیا۔

میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے اس مقام مبارک کی زیارت کا موقع دیا جہاں فرشتے مومنین کی مدد کے لیے اترے۔ اللہ پاک ہے ! میرے رب جیسا کوئی نہیں . اللہ ہم سب کی کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور ہمیں صحابہ کرام کا ایمان عطا فرمائے ۔ جب تک ہم تاریخ کو نہیں جانیں گے اور قرآن کی تفسیر کو تفصیل سے نہیں پڑھیں گے تب تک ہم غور و فکر نہیں کر سکیں گے۔ یا اللہ ہمارے علم میں اضافہ فرما اور ہمیں اپنی رحمت سے نوازے ۔ آمین ثم آمین۔

اصل میں دسمبر 2017 کو لکھا گیا۔

جزاکہ اللہ خیر